REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جیبرڈ ایل نمبر ۵۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

فون ۲۹۷۹ | قیمت ۱/ *

بدھوار ۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

جلد ۴/۳۸ | ۲۵ اخاء ۱۳۲۹ ہش ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۲ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف ابھی ہے گو پہلے سے کسی قدر افاقہ ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ———— لاہور۔ ۲۴ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو بخار پہلے سے کم ہے لیکن کمر میں درد ابھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ریل کے کرایوں میں مزید کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا

قصور۔ ۲۴ اکتوبر۔ آج ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر مواصلات آنریبل سردار بہادر خان نے کہا۔ پنجاب کے حالیہ سیلاب سے ریلوے کے محکمے کو بحیثیت مجموعی دو کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ اس نقصان کو پورا کیسے کریں گے۔ کیا کرایوں وغیرہ میں اضافہ تو نہیں کیا جائے گا۔ تو آپ نے کہا۔ ہم بجٹ پر اس طرح کنٹرول کریں گے۔ کہ ریل کے کرایوں میں مزید اضافہ کئے بغیر ہی اس خلا کو پر کر لیا جائے گا۔ (سٹاف رپورٹر)

"مسلم لیگ ہی نے پاکستان کو جنم دیا ہے وہی اسے پروان چڑھائے گی" (لیاقت)

"آیندہ انتخابات میں مسلم لیگ صرف اہلیت کی بنا پر ٹکٹ دیگی بڑے بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں کی بجائے وہی لوگ آگے آئیں گے جو عوام کے نمائندے ہونگے"

لاہور۔ ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علی خان نے آج کراچی سے لاہور پہنچنے کے بعد اخبار نویسوں کے متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا پاکستان کو مسلم لیگ نے ہی جنم دیا ہے اور وہی اس کو پروان بھی چڑھائے گی۔ یہ ماں کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ اپنے بچے کی اس وقت تک نگہداشت کرتی چلی جائے جب تک کہ وہ خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل نہ ہو جائے۔ آپ اس وقت اپنے اس بیان کی وضاحت کر رہے تھے جو آپ نے گزشتہ دنوں پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں دیا تھا۔ اور جس میں آپ نے کہا تھا۔ کہ "مسلم لیگ ہی پاکستان ہے"۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ بہر طور اقتدار کا آپ کے ہاتھوں میں جمع ہونا کہیں قوم کو ڈکٹیٹرشپ کے خطرے سے تو دوچار نہیں کر دے گا۔ تو آپ نے کہا میں فطرتاً ڈکٹیٹرشپ کے خلاف ہوں۔ اس لئے اس امر کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا

ہندوستان کے کتے

ایک اور سوال کے جواب میں جس میں آپ کی توجہ بعض اخبارات کی اس تنقید کی طرف مبذول کرائی گئی تھی۔ جو مخالف عناصر کو "ہندوستان کے کتے" کہنے سے متعلق تھی۔ آپ نے کہا۔ اس میں کیا شک ہے کہ بعض ہندوستان کے کتے ہمارے درمیان موجود ہیں۔ کیا وہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کو ان سے خبردار نہ کروں۔ پھر میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ اگر کوئی اپنے آپ کو اس کا مخاطب سمجھتا ہے تو وہ اس کا خود ذمہ دار ہے میں نہیں۔

یہ کوئی عجوبہ نہیں

جب آپ کو اس امر کی طرف متوجہ کیا گیا۔ کہ وزارت عظمیٰ کے ساتھ ساتھ آپ کے مسلم لیگ کا صدر منتخب ہونے سے دوسری سیاسی پارٹیوں کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی اور اب ان کو بآسانی کچلا جا سکے گا۔ تو آپ نے کہا۔ میرا صدر منتخب ہونا سیاسی اعتبار سے قطعاً کوئی عجوبہ نہیں ہے دنیا کے دوسرے ممالک میں کئی سیاسی پارٹیاں ہیں جن میں اس قسم کی مثال مل سکتی ہے۔ کسی سیاسی پارٹی کو کچلنے یا دبانے کا سوال اس وقت تک پیدا نہیں ہوتا۔ تاوقتیکہ وہ قانون شکنی پر نہ اتر آئے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا مسلم لیگ میں جان ڈالنے کے بعد آپ صدارت کی کرسی کسی دوسرے رکن کے لئے خالی کر دیں گے۔ آپ نے کہا آج تک میں نے کسی عہدے یا ذمہ داری سے اس حال میں روگردانی نہیں کی۔ کہ قوم مجھے وہ ذمہ داری اٹھانے پر مجبور کر رہی ہو۔ ایک سوال کے دوران میں جب یہ خدشہ ظاہر کیا گیا۔ کہ نئے الیکشن میں بڑے بڑے جاگیردار اور زمیندار آگے آ جائیں گے تو آپ نے اس کی پرزور تردید کرتے ہوئے کہا مسلم لیگ صرف اہلیت کی بنا پر امیدواروں کو ٹکٹ دے گی۔ اور وہی لوگ آگے آئیں گے جو عوام کے نمائندے ہوں گے۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا اس صورت میں جبکہ ہر بالغ کو رائے دہی کا حق حاصل ہوگا۔ بڑے زمیندار عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر ان کے ووٹوں کو غلط طور پر استعمال نہیں کریں گے۔ آپ نے کہا۔ بالغوں کے حق رائے دہی کا اصول خود آپ لوگوں کی مرضی کے مطابق وضع کیا گیا ہے۔ اہل پنجاب نے متفقہ طور پر اس کا مطالبہ کیا تھا جسے بہر حال پورا کر دیا گیا۔

مسلم لیگ نے الیکشن میں حصہ لینے والے امیدواروں کے لئے ایک ہزار روپیہ فی کس کے حساب سے فیس مقرر کی ہے۔ جب آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی کہ یہ شرط جمہوریت کے خلاف ہے۔ اور غریب لوگ خواہ وہ کتنے ہی اہل کیوں نہ ہوں۔ آگے نہ آ سکیں گے۔ تو آپ نے کہا کہ یہ شرط مسلم لیگ کی امداد کے طور پر ہے اور مستحق مہاجر امیدواروں کی صورت میں اسے نرم بھی کیا جا سکتا ہے۔

استقبال

آنریبل مسٹر لیاقت علی خان بیگم صاحبہ کی معیت میں آج دوپہر کو پونے بارہ بجے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور پہنچے۔ رائل پاکستان ایئر فورس کے ہوائی اڈے پر گورنر پنجاب ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب صوبے کے سول و فوجی حکام، صوبائی مسلم لیگ کے زعماء اور بیرونی ملکوں کے سفارتی نمائندے آپ کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ رائل پاکستان ایئر فورس کے ایک دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ جب آپ گارڈ آف آنر کے معائنہ سے فارغ ہوئے تو لاہور ایریا کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل اعظم سید فدا حسین کمشنر لاہور ڈویژن اور صوبائی مسلم لیگ کے صدر صوفی عبد الحمید نے علی الترتیب فوجی افسران سول حکام اور صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ارکان سے آپکا تعارف کرایا۔ وزیر مواصلات سردار بہادر خان اور پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری مسٹر یوسف خٹک بھی آپ کے ہمراہ تشریف لائے ہیں۔ آپ ۲۹ اکتوبر تک پنجاب میں قیام کریں گے۔

قصور کے سیلاب زدہ علاقے میں

تیسرے پہر وزیر اعظم گورنر پنجاب کی معیت میں قصور کے سیلاب زدہ علاقے کے امدادی کام کا معائنہ کرنے تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے "فقیرے والا" گاؤں میں نمبردار سے خود حالات دریافت کئے۔ آپ دیہاتیوں کے عزم و استقلال سے بہت متاثر ہوئے۔ آپنے امداد و بحالی کے قصور سنٹر کا بھی معائنہ فرمایا۔

(اسٹاف رپورٹر)

پاکستان بھر میں "یوم کشمیر"

کراچی۔ ۲۴ اکتوبر۔ آج آزاد کشمیر کی تیسری سالگرہ کے موقع پر پاکستان بھر میں "یوم کشمیر" نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ قبائلی علاقے میں بھی جگہ جگہ جرگے منعقد کئے گئے۔ جن میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ قبائلی باشندے کشمیر کے مظلوم بھائیوں کو آزاد کرانے کے سلسلے میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ نیز متعدد قراردادوں میں اقوام متحدہ پر زور دیا گیا۔ کہ وہ جلد سے جلد آزاد و غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعہ کشمیر کے باشندوں کو اس بات کا موقع بہم پہنچائے۔ کہ وہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کر سکیں

مرکزی کابینہ میں دو نئے وزراء کا تقرر

کراچی۔ ۲۴ اکتوبر۔ نائب وزیر خزانہ مسٹر محمود حسین اور نائب وزیر مہاجرین و بحالیات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی آج سے منسٹر آف سٹیٹ بنا دیئے گئے ہیں۔ مسٹر محمود حسین کے چارج میں ریاستوں اور قبائلی علاقوں کے اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے تحت مہاجرین و آبادکاری کے محکمے ہوں گے۔

حیدرآباد میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

حیدرآباد سندھ۔ ۲۴ اکتوبر۔ کل یہاں پولیس کو ایک مشتعل ہجوم پر گولی چلانی پڑی جس کی وجہ سے دس آدمی ہلاک اور ۸۰ زخمی ہوئے۔ یہ مجمع پولیس اسٹیشن کے باہر تین آدمیوں کی رہائی کا مطالبہ کر رہا تھا جنہیں مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان جھگڑا کرانے کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مجمع تشدد پر اتر آیا جس کی وجہ سے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ سنگ باری کے نتیجے میں پولیس کے بھی بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں دو افسر بھی شامل ہیں۔ حیدرآباد میں پندرہ دن کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ حالات اب معمول پر آ چکے ہیں۔

مسلم لیگ کی رکنیت سے مستعفی

لاہور۔ ۲۴ اکتوبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق پنجاب مسلم لیگ کے سابق صدر میاں عبد الباری اور جائنٹ سیکرٹری ملک غلام نبی مسلم لیگ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

پشاور۔ ۲۴ اکتوبر۔ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی سالگرہ پر ※ ※ ہمیں خوشی ہے لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ یہ عظیم عدالت کشمیر کا مسئلہ حل کرانے میں ناکام رہی ہے اسے چاہئے کہ وہاں جلد سے جلد آزاد و غیر جانبدارانہ استصواب کا انتظام کرائے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقیدے اور قوتِ متحرکہ کے مجموعے کا نام ایمان ہے۔ عمل کے بغیر محض عقیدہ کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ آج ½۲ بجے بعد دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ کا دسواں سالانہ اجتماع اپنی روایتی خصوصیات کے ساتھ شروع ہوا۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔ خدام نے حضور کی تقریر اپنے اپنے خیموں کے سامنے صف بستہ کھڑے ہو کر سنی۔

فرمایا۔ دنیا میں جب کوئی اجتماع ہوتا ہے تو ہمیشہ اسے ایک مناسب صورت دی جاتی ہے۔ اور اسلام نے بھی اس کو ملحوظ رکھا ہے۔ مثلاً ہمارا روزانہ کا اجتماع نماز ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسے شروع سے ہی ایک ایسی شکل دی ہے۔ جو تمام مسلمانوں میں یکساں نظر آتی ہے۔ کیونکہ وحدت کامل بغیر وحدت صوری کے نہیں ہو سکتی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ خدام میں وحدت صوری پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ کچھ خدام تو ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ اور کچھ ہاتھ لٹکائے کھڑے ہیں۔ کچھ ایک طرف دیکھ رہے ہیں اور کچھ دوسری طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر صفیں بھی ٹیڑھی ہیں کوئی خادم آگے کھڑا ہے اور کوئی پیچھے کھڑا ہے۔ پس میری پہلی ہدایت یہ ہے کہ آئندہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں

(۱) جب خیمے لگائے جائیں تو ایک ہی لائن میں ہوں۔

(۲) خدام نے جب صف میں کھڑا ہونا ہو تو ایک لائن لگا دی جائے۔ جس پر تمام خدام ایڑیاں رکھ کر کھڑے ہو جائیں۔ تاکہ لائن سیدھی ہو۔

اس کے علاوہ صف بندی کی خاص طور پر مشق کرانی چاہیئے۔ عید یا کسی جنازہ کے موقعہ پر جب بھی ہمیں کسی کھلے میدان میں نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے تو باوجود پوری کوشش کے صفیں سیدھی [illegible]۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صف سیدھی [illegible] کی شروع [illegible] نہیں ڈالی جاتی۔ پس [illegible] صف بندی کی مشق کرنی چاہیئے [illegible] اپنی [illegible] پر جا کر دوسرے خدام کو بھی صف بندی [illegible] ڈالنی چاہیئے۔

(۳) ایک لائن میں کھڑے ہوتے وقت خدام سیدھے کھڑے رہا کریں۔ اور نظر سامنے رکھا کریں۔ یہ اصول ہمیں نماز میں سکھایا گیا ہے۔ تاکہ ہم دوسرے مواقع پر بھی اس کی پابندی کریں۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ خدام دائیں بائیں اور نیچے اوپر دیکھ رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا میں اڑھائی ماہ سے شدید کھانسی میں مبتلا ہوں اور گلا بیٹھا ہوا ہے یہاں کچھ آرام آگیا تھا۔ لیکن خطبہ سے دوبارہ تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ گرد و غبار ہے۔ اس لئے جب میں یہاں آؤں۔ تو خدام میرے ارد گرد اکٹھے نہ ہوں۔ تاکہ گرد نہ اڑے۔ اور کھانسی کی تکلیف بڑھ نہ جائے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا میں خدام کو ان کے مستقل فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جو اسلام کی ابتداء سے ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کی پیدائش سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں۔ تفصیلات بدلتی رہتی ہیں لیکن اصول شروع سے ہی ایک رہے ہیں۔ اور کسی نبی نے ان کے خلاف نہیں کیا۔

ان اصول میں سے سب سے پہلی چیز ایمان ہے ایمان صرف کلمہ پڑھنے کا نام نہیں۔ بلکہ ایمان اس قوت متحرکہ اور اس یقین کا نام ہے۔ جو کلمہ پڑھنے کے نتیجہ میں پیدا ہونا چاہیئے۔ جس طرح بیلنے میں جب تک گنا نہ ڈالا جائے رس نہیں نکل سکتا۔ اسی طرح عقیدہ کے ساتھ جب تک قوت متحرکہ نہ ہو۔ وہ عقیدہ کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ عقیدہ اس بات کو کہتے ہیں۔ جس کو ہم مانتے ہیں۔ اور ایمان کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے۔ جب ہم اس سے فائدہ حاصل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایمان عقیدہ اور قوت متحرکہ کے مجموعہ کا نام ہے۔ جب عقیدہ اتنا پختہ ہو جاتا ہے کہ انسان اپنے اندر اس کے ذریعہ تبدیلی پیدا کرے۔ تو اس کو ایمان کہتے ہیں۔ پس پہلی چیز جو احمدی ہونے کے بعد کسی کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ ایمان ہے جو صحیح عقیدہ اور قوت متحرکہ کے مجموعہ کا نام ہے۔

ایمان کے بعد عمل کا مقام ہوتا ہے۔ اس کے بغیر ایمان کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ عمل گواہی دیتا ہے کہ ایمان ہے۔ اور ایمان انسان کے اندر عمل پیدا کرتا ہے۔

تیسری چیز راست بازی ہے۔ راست بازی اپنی ذات میں ایک طبعی چیز ہے۔ جب ہم سچ بولنے سے دریغ کرتے ہیں۔ تو اپنی فطرت سے بغاوت کرتے ہیں۔ راست بازی کی علامت یہ ہے۔ کہ جب کوئی دوسرا شخص جو سازش میں شریک نہیں موجود ہو۔ اور انسان ایک چیز کا وہی نام رکھے جو اس کا حقیقی نام ہو۔ تو وہ اس کی تصدیق کرے گا۔ اور جب کوئی اور نام رکھے۔ تو وہ اس کی تکذیب کرے گا۔ راست بازی کو چھوڑ کر تم آدمیت کے دائرہ سے باہر نکل جاتے ہو۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم ہمیشہ راست بازی اختیار کرو۔ راست بازی کے معنے ہیں سچائی کے ساتھ کھیلنا۔ جس طرح ہم کہتے ہیں فلاں شخص دولت میں کھیل [illegible] اور اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ اس کے ارد گرد دولت ہی دولت ہے۔ اسی طرح راست باز اس شخص کو کہیں گے۔ جس کے ہر طرف سچائی جلوہ گر ہو۔ پس راست بازی انسانیت کا بھی تقاضا ہے۔ اور مذہب کا بھی ہے۔ مذہب اور جھوٹ اس طرح جمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح مذہب اور کفر جمع نہیں ہو سکتے۔

(نامہ نگار)

درخواستہائے دعا

(۱) عزیز عبد الحمید عاجز بی۔اے ناظر بیت المال درویش قادیان امرتسر میں زیادہ بیمار ہیں اور ان کی لڑکی لاہور میں بیمار ہے۔ بخدمت اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ محمد حسین

(۲) قادیان سے میرے والد صاحب محترم عبد الرحیم صاحب درویش ۲۷ کا خط آیا ہے جس میں انہوں نے اپنی بیماری کا لکھا ہے اور کہا ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کرام سے دعا کراؤں۔ ان کے گلے میں بائیں طرف گلٹی ہو جانے کی وجہ سے سخت درد ہے۔ تمام قارئین ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد المجید نیاز

(۳) میرے دادا چودھری غلام محمد صاحب برادر خورد چودھری نصر اللہ خان صاحب مرحوم رض ساکن چک ۸۸ لائلپور کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نعمت اللہ واقف زندگی لائلپور

(۴) میری اہلیہ چند روز سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ سلطان احمد مبشر

(۵) میرے برادر میاں علی احمد صاحب جو کہ صحابی ہیں عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نور الحسن احمدی سیالکوٹ

اِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس پر تم شکر بجا لاؤ گے تو تمہیں اور زیادہ دیا جائیگا۔ لیکن ہمارے کئی دوست اس ارشاد کو بھول جاتے ہیں۔ مثلاً تجار اور زمیندار جب بیت المال کا انسپکٹر ان کے پاس جاتا ہے اور ان سے انکی آمد دریافت کرتا ہے تو اپنی آمد کم کر کے بتانے کی کوشش کرتے ہیں اور گلہ کرتے ہیں کہ آمد میں کمی ہو رہی ہے۔ حالانکہ انہیں ایک حکم کے مطابق

اما بنعمت ربک فحدث اپنی آمد کو پورا پورا بتانا چاہیئے اور اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ان کی آمدنیوں میں برکت ڈالے گا۔ انسپکٹران بیت المال تشخیص بجٹ کیلئے آپ کے پاس آرہے ہیں امید ہے آپ ان سے پورا تعاون فرمائیں گے اور اپنی آمد صحیح صحیح انہیں لکھا دیں گے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ نظارت بیت المال ربوہ

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

اس انسان کی ہے جو ایک دفعہ خدائے وحدہٗ لاشریک اور اس کے آخری اور سچے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد ان کے خلاف بغاوت کر دے۔ جب تک وہ انکی اطاعت میں نہ آگئے اسپر جبر نہیں۔ دین میں اکراہ کے نہ ہونے کا یہی مطلب ہے لیکن جونہی اس نے اپنے آپکو برضا و رغبت حلقہ بگوش اسلام کر لیا۔ اب وہ اسکو ترک کرنے پر زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے۔ جس پر کہ آجتک تمام عالم اسلامی کا اجتماع ہے" (آزاد ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء)

رسالہ الشہاب کی ضبطی کے بعد احمدیوں کے ارتداد اور قتل مرتد کے مسئلہ کے متعلق حکومت کا موقف واضح ہے۔ ایسی وضاحت کے بعد کیا کسی اخبار کا حق ہے کہ احمدیوں کے خلاف اس قسم کا پروپیگنڈا کرے۔ کیا یہ ملکی قانون کی صریح خلاف ورزی نہیں ہے۔ یہ تو آزاد کا حال ہے جو احتیاطاً احراریوں کے جلسوں اور کانفرنسوں کی کارروائیاں اب شائع نہیں کرتا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ احراری مولوی جلسوں اور کانفرنسوں میں خاصکر جو دیہات میں منعقد کی جاتی ہے احمدیوں کے خلاف ملک میں کیا آگ بھڑکا رہے ہیں کیا حکومت کا فرض نہیں ہے کہ اس کا سدباب کرے۔ خاصکر جبکہ اس خطرناک پروپیگنڈا کے ٹھوس نتائج بھی اوکاڑہ اور راولپنڈی میں منظر عام پر آچکے ہیں۔

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۲۵ اکتوبر ۱۹۵۰ء

ملکی قانون کے خلاف اشتعال انگیز پروپیگنڈا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں نے احمدیت کے خلاف جو منافرت کی فضا ملک میں پیدا کی ہے۔ وہ نیک دل مسلمانوں اور حکومت کے افسروں سے مخفی نہیں ہے۔ ہم نے الفضل میں کئی بار پاکستان کے بہی خواہوں اور حکومت کی توجہ اس طرف دلائی ہے لیکن جہاں احراریوں کی اشتعال انگیز کانفرنسوں اور احراریوں کے ترجمان "آزاد" کی اشتعال انگیز اور ملکی قانون کے خلاف تحریروں کا تعلق ہے۔ ابھی تک ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی ذمہ داری کے احساس کا اظہار نہ تو نیک دل مسلمانوں اور پاکستان کے بہی خواہوں کی طرف سے ہوا ہے۔ اور نہ حکومت کی طرف سے ہوا ہے۔ اس لئے احراری بے خوف وخطر اپنی فساد انگیز کارروائیوں میں معروف نظر آتے ہیں۔ اور ان پر ان معصوموں کے بے دریغ قتلوں کا بھی کچھ اثر نہیں ہوا جو یقیناً اس خطرناک فضا کا ہی نتیجہ ہیں۔ جو ان کی شعلہ بیانیوں اور آگ برسانے والی تحریروں سے مسموم ہوئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ احراری بجائے اپنے کئے پر پشیمان ہونے کے احمدیوں کی ان تکالیف پر شادیانے بجاتے ہیں اور ظلم وستم کے راستہ پر بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ ہمیں ملک کے اطراف و جوانب سے ایسے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں احراریوں یا ان سے متاثر سادہ دل مسلمانوں کی طرف سے احمدیوں کو ہر طرح کی اذیتیں دینے کا ذکر ہوتا ہے۔ جہاں تک احمدیت پر تنقید کا تعلق ہے۔ ہم سے بڑھ کر شاید کسی کو اس کی خوشی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ہر ایک انسان کا حق ہے کہ مذہب پر تنقید کرے۔ کیونکہ مذہب ایک عالمگیر وراثت ہے۔ کسی خاص فرد یا گروہ کی جاگیر نہیں۔ لیکن مذہبی تنقید کے پردہ میں کسی حکومت کے وفادار گروہ کے خلاف استخفاف کرنا اور ایسی اشتعال انگیزی کرنا جس سے ملک میں فتنہ وفساد کا باب کھلتا ہو۔ اور بے گناہوں پر ظلم وستم اور معصوموں کے قتل وغارت کا امکان پیدا ہوتا ہو ایسے افعال ہیں۔ جسکو کسی ملک کے امن پسند شہری اور حکومت برداشت نہیں کر سکتی۔

احراریوں کے پُراشتعال طریق کار سے ملک کا بچہ بچہ واقف ہے اور گزشتہ دو تین سال سے جو کچھ وہ احمدیوں کے خلاف پُرفتن محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔ مسلمان اور حکومت اس سے ناواقف نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں احمدی جس صبر وسکون اور امن پسندی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ بھی ہر انصاف پسند انسان پر اچھی طرح ثابت ہے۔

احراری جو کچھ احمدیوں کے خلاف کر رہے ہیں وہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ وہ کئی بار پہلے بھی ایسا کر چکے ہیں۔ اور ان کی خلاف امن اور پُرفتن کارروائیوں کے متعلق ملک کے اخبارات کے کالم کے کالم پُر ہیں۔ اگر ان سب کو یکجا شائع کیا جائے۔ تو کئی ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔ یہ چیزیں احمدیوں نے نہیں لکھیں بلکہ خود ان کے ہم اعتقادوں نے لکھی ہیں۔ انہوں نے لکھی ہیں جن کے یہ نمائندے بنتے ہیں۔ بلکہ خود ایسی بھی تحریریں ہیں۔ جو خود احراریوں کے زعماء ہی نے احراریوں کے کردار کے متعلق لکھی ہیں۔ مثلاً مفکر احرار چودھری افضل حق کا مطالعہ احرار یہ ہے کہ "ہم باسی کڑھی کے ابال کی طرح اٹھتے ہیں۔ اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں"۔

الغرض احراری پاکستان میں محض ایک خوفناک سیلاب ایک طوفان ایک جھکڑ سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتے۔ جن کا کام ملک وقوم میں فساد انگیزی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

احراریوں کا ترجمان "آزاد" الفضل پر الزام پر الزام لگا رہا ہے کہ "الفضل" خواہ مخواہ ملک کی موجودہ مسموم فضا کی جو معصوم احمدیوں کی شہادتوں پر منتج ہوئی ہے۔ ذمہ داری احراریوں پر دھر رہا ہے لطف یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ احراریوں کی صفائی پیش کرتا ہے اور دوسری طرف ایک ہی سانس میں وہ خود اپنی زبان سے یہ ثابت کر رہا ہے کہ احمدیوں کے خلاف موجودہ مسموم فضا پیدا کرنے میں احراریوں کے کمال فنکاری کا ہی ہاتھ ہے۔ یعنی ایک طرف تو وہ یہ کہتا ہے کہ احمدیت کے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ احراریوں کا ہی کارنامہ ہے۔ اور ان کی بیٹھ ٹھونک کر کہہ رہا ہے کہ

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اور دوسری طرف اس کارنامہ کے جو نتائج ملکی قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں برآمد ہو رہے ہیں ان کو شک وشبہ کے گرد وغبار میں گم کر دینا چاہتا ہے اور احراریوں کو ان سے بالکل بری الذمہ ٹھہرانے کی کوشش لاحاصل کرنے میں معروف ہے۔

آجکل "آزاد" نے احراری مولویوں کی نہایت پُرامن کانفرنسوں کی روداد شائع کرنی چھوڑ دی ہے۔ مسلمان سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کانفرنسیں کتنی پُرامن ہونگی اور کتنی ملک میں سکون پھیلانے والی ہو سکتی ہیں۔ شروع شروع میں جن احراری کانفرنسوں کی کارروائیاں "آزاد" میں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے بھی ان کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ یقیناً اس کی وجہ یہی ہے کہ اب وہ اتنی اشتعال انگیز ہوتی ہیں کہ خود "آزاد" بھی اسکو شائع کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ تاکہ وہ قانون کی زد میں نہ آجائے۔ مگر پولیس جو ڈائریاں ان کانفرنسوں کی لیتی ہے ان سے ان کا کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے۔ ہم نے کچھ حال اس لئے کہا ہے کہ پولیس صرف بڑے بڑے شہروں کی کانفرنسوں کی کارروائیاں ضبط تحریر میں لا سکتی ہے۔ مگر جو کانفرنسیں دیہات اور دور افتادہ علاقوں میں منعقد کی جاتی ہیں۔ ان کی خبر تو امن کے ذمہ دار افسروں کو ہوتی ہی نہیں پھر شہروں میں جو انداز بیان اختیار کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی قدر احتیاط کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ایک تو شہر کے لوگ ان کے اشاروں کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ دوسرے حکام کو دھوکہ دینا منظور ہوتا ہے۔

باوجود اتنی احتیاط برتنے کے پھر بھی "آزاد" میں ایسے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ جن سے صاف صاف احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی مدنظر ہوتی ہے۔ اور جن میں عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی تلقین ہوتی ہے۔ بلکہ ملکی مسلمہ قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ابھارا جاتا ہے۔ ملک پاکستان کا یہ مسلمہ قانون ہے کہ جو فرد یا گروہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ پاکستان اسی اصول کی بناء پر حاصل کیا گیا ہے۔ اور سوائے احراریوں کانگرسیوں اور مودودی صاحب کی اسلامی جماعت والوں کے ہر مسلمان کہلانے والے فرد اور گروہ نے اس کے حصول میں یکساں طور پر جدوجہد کی ہے۔ اس لئے نہ صرف قائداعظم نے اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ نہ صرف حکومت پاکستان اس کے خلاف اصولاً کوئی قانون نہیں بنا سکتی۔ بلکہ اس وقت ملک میں اسی اصول کے مطابق قانون رائج ہے۔ اور کسی فرد یا گروہ کا حق نہیں ہے کہ کسی دوسرے مسلمان یا گروہ کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ ملکی قانون کے خلاف اس کے خلاف مرتد اور واجب القتل ہونے کا پروپیگنڈہ کرے۔ جو فرد یا گروہ ایسا کرتا ہے۔ وہ کھلم کھلا مروجہ قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یا پھر پاکستان کا مروجہ قانون ہے کہ ہر فرد اور گروہ کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق ہے۔ اس قانون کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والا فرد یا گروہ یقیناً جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ ایسے پروپیگنڈہ کرنے والوں کو اپنی پوری طاقت کے ساتھ روکے۔ یہاں ہم چند حوالے "آزاد" کی تازہ اشاعتوں سے نقل کرتے ہیں۔

"اگر یہ تبلیغ کے حقوق دستور ساز اسمبلی میں پاس بھی ہو جائیں تو پھر مجلس احرار نے جس اسلامی حقیقت کو بیان کیا ہے تو وہ اپنی جگہ قائم ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب (الفضل) نے اگر بحث فرمانی تھی۔ تو اسلام کے اس اصول پر فرمائی ہوتی کہ اسلامی حکومت میں غیر اسلامی مذاہب کو تبلیغ کی اجازت دی جا سکتی ہے یا نہیں دی جا سکتی۔ لیکن وہ اس امر پر بحث کیسے فرما سکتے ہیں۔ جبکہ اسلام کے تمام فرقوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی خارج از اسلام ہیں۔"

(آزاد ۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

"الشہاب کی ضبطی پر "بہشتی مقبرے" کے مجاور گھی کے چراغ جلا رہے ہیں۔ اس لئے کہ حکومت نے مرزائیوں کے خلاف شیخ الاسلام کی الشہاب جیسی پاکیزہ تصنیف کو ضبط کر کے انہیں اس شبہ میں مبتلا کر دیا ہے۔ کہ شاید حکومت بھی ان کے "امیر المومنین" کے ہاتھ پر بیعت ہو گئی ہے۔ مرزائی اخبار بڑھ چڑھ کر عزت مآب سردار عبدالرب نشتر کے اس "مستحسن اقدام" کی داد دے رہے ہیں۔ اور انہیں داد دینی بھی چاہیئے۔ اس لئے کہ پاکستان بھر میں نشتر صاحب ہی ایک ایسے گورنر تھے۔ جن کی دینداری کے تذکرے اور اسلام دوستی کے چرچے مرزائیوں کے سینے میں چرکے لگا رہے تھے۔ آپ کی طرف سے الشہاب کی ضبطی کے حکم سے یہ کانٹا بھی نکل گیا۔ اور یہ نشتر بھی مرہم بنکر ان کے "حسین سینے" سے لگ گیا۔ حکومت کی اس شہ پر اب مرزائیوں نے اپنا اصل شغل شروع کر دیا ہے۔" (آزاد ۱۸ ستمبر ۱۹۵۰ء)

"یہ بالکل ایک صاف بات ہے کہ جب تک کسی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اسکے ساتھ قانونی احترام اور ملکی امور کے سلسلہ میں نرمی برتی جاتی ہے۔ اور اسکو مکلف نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن جونہی اس نے کسی ملکی آئین کو اپنایا۔ اور کسی مملکت کی حدود میں حقوق شہریت حاصل کر لئے۔ اب اس کو اس کے قانون کا احترام عملی طور پر لازم ہو گا۔ اور اس سے بغاوت پر اس کی سزا صرف گولی ہی ہو گی۔ ابھی حال ہی میں امریکہ کی حکومت نے جاسوسی کرنے والے کی پہلی سزا بیس سالہ قید کو موت کی سزا میں تبدیل کر دیا یہی کیفیت

(باقی دیکھیں صہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں ہمیشہ تلواروں کے سائے میں پلتی ہیں

(از محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے)

یہ ایک قائم شدہ حقیقت ہے کہ جب بھی کبھی خداتعالےٰ کا کوئی فرستادہ اپنے رب سے حکم پاکر انی لکم رسول امین کی منادی کرتا ہے تو اسے اپنوں اور بیگانوں کے عناد و عداوت کا نشکار ہونا پڑتا ہے۔ نہ صرف نبی پر ہی مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے بلکہ اس کے پیروؤں کو بھی طرح طرح کے مظالم کا تختہ مشق بنایا جاتا ہے لیکن خداتعالےٰ کی محبت اور عرفان کا نشہ کچھ ایسا نشہ نہیں ہوتا کہ جو دکھ اور تکالیف سے اتر جائے بلکہ وہ تو اور تیز ہی ہوتا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جس طرح آپ دنیا کے سب سے بڑے نبی تھے اسی طرح آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو سب سے زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

ہم احمدی بھی اپنے آپ کو ایک نبی کی جماعت کہتے ہیں۔ اس لئے اگر ہمارے ساتھ بھی وہی سلوک ہو جو دوسرے انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ کیا گیا تو ہمارے لئے یہ نہایت ہی خوشی کا مقام اور ہماری صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ اگر ہمارے دشمن ہمیں ستاتے۔ ہمارا بائیکاٹ کرتے ہمیں ملازمتوں سے علیحدہ کرتے۔ ہمارے آدمیوں کو قتل کرتے ہیں تو ہمارے لئے گھبراہٹ اور خوف کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ اور تو اور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے ساتھ جو مظالم رکھے گئے ان کی مختصر تاریخ سپرد قلم ہے۔

شروع شروع میں آنحضرتؐ انفرادی طور پر فریضہ تبلیغ ادا فرماتے رہے لیکن فاصدع بما تؤمر کا حکم نازل ہونے کے بعد آپ نے بھی علی الاعلان خداتعالےٰ کی وحدانیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ آنحضرتؐ نے خداتعالےٰ سے کھلم کھلا تبلیغ کی خبر پاتے ہی حرم کعبہ کا رخ کیا۔ خداتعالےٰ کی وحدت کے گھر میں ۳۶۰ بتوں کے پجاری مشرک اس مقدس مقام کو اپنے ناپاک ارادوں کا مرکز بنائے بیٹھے تھے خداتعالےٰ کا وہ جری بہادر ظالم درندوں کے جمگھٹے میں داخل ہوا اور انہیں توحید کا پیغام دیا۔ قریش مکہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے تھے اپنے بتوں کی اس کھلم کھلا مخالفت کو کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ چاروں طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف شور مچانے لگے۔ اس وقت آنحضرت علیہ وسلم کے ربیب حضرت حارث بن ابی ہالہ گھر پر تھے۔ جب انہوں نے اس قدر شور کی آواز سنی تو باہر نکلے اور دیکھا کہ آنحضرتؐ دشمنوں کے نرغے میں گھرے ہوئے ہیں۔ آپ بھاگے ہوئے گئے لیکن دشمنوں کی تلواریں ہر طرف سے پڑیں اور آن کی آن میں انہیں شہید کر دیا۔ حضرت حارث بن ابی ہالہ پہلے شہید تھے جن کا خون اسلام کی خاطر بہایا گیا۔

ناتربیت یافتہ اور تندخو قوموں کا خاصہ ہے کہ کوئی تحریک جو ان کے آبائی رسم و عقائد کے خلاف ہو ان کو سخت برہم کر دیتی ہے۔ اور ان کی تشنگیٔ انتقام سوائے خون کے اور کوئی چیز نہیں بجھا سکتی۔ لیکن یہ ظلم تبلیغ کا سب سے اہم ذریعہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ شریف النفس انسان جب دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں کو خواہ مخواہ ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے تو وہ تحقیقات میں لگ جاتے ہیں اور آخر صداقت کو قبول کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن ابوجہل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت گستاخیاں کیں۔ حضرت حمزہؓ کی ایک لونڈی یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص کے ظلم اور دوسرے کی مظلومیت کا اثر اس کے دل پر اتنا ہوا کہ جب حضرت حمزہ گھر آئے تو وہ سارا واقعہ بے کم و کاست ان کے سامنے بیان کر دیا حضرت حمزہ لونڈی کی باتیں سنتے جاتے اور آپ کا غصہ بڑھتا جاتا۔ جب وہ ختم کر چکی تو آپ نے تیر کمان ہاتھ میں لئے حرم میں داخل ہو گئے اور ابوجہل سے کہنے لگے۔ "ابوجہل میں مسلمان ہو گیا ہوں"۔

اسی طرح کئی اور مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ خداتعالےٰ کی راہ میں مصائب برداشت کرنا کئی اور نیک دلوں میں اسی راہ کو قبول کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ اپنی لونڈی لبینہ کو اسلام قبول کرنے کے جرم میں اتنا مارتے کہ تھک جاتے۔ جب تھک جاتے تو دم لینے کیلئے ٹھہر جاتے اور تازہ دم ہو کر پھر مارنے لگتے۔ اسی طرح ابوجہل نے سمیّہ کو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے برچھی مار کر شہید کر دیا۔ حضرت عمر کی ایک کنیز زنیرہ تھیں۔ ابوجہل نے آپ کو اتنا مارا کہ انکی آنکھیں جاتی رہیں۔ نہدیہ اور ام عبیس یہ دونوں بھی کنیزیں تھیں۔ انہوں نے بھی مسلمان ہو جانے کی وجہ سے کفار مکہ کے ہاتھوں بہت مصائب برداشت کئے۔ مرد تو مرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو عورتوں کو بھی ستایا جاتا تھا۔ لیکن خداتعالےٰ کی وہ پاک بندیاں ان مصائب کو برداشت کرنے میں مردوں سے ذرا بھی پیچھے نہ رہیں۔ صنف نازک کیلئے لاٹھیوں۔ برچھیوں اور پتھروں کی ضربیں برداشت کرنی مردوں سے زیادہ مشکل ہیں لیکن تاریخ اسلام میں ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی کہ کسی عورت نے انتہائے ظلم سے تنگ آکر اسلام سے منہ پھیر لیا ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کھلم کھلا تبلیغ شروع کرنے کے بعد تو مظالم عام ہو گئے تھے اور کسی اکا دکا مسلمان کو نہیں ستایا جاتا تھا بلکہ ہر اس شخص کو جو وحدت کا متوالا تھا قسماقسم کی سختیوں سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کو ان کے چچا نے رسیوں میں جکڑ دیا اور کہنے لگا "تم نے اپنے آباؤ اجداد کے مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تم اس دین سے پھر نہ جاؤ"۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا "میں اس دین کو نہیں چھوڑوں گا"۔

ابو فکیہہ صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔ اور حضرت بلالؓ کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ جب امیہ کو معلوم ہوا کہ آپ مسلمان ہو گئے ہیں تو جسمانی سزا کے مختلف طریقوں سے انہیں مرتد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ چنانچہ امیہ ان کے پاؤں میں رسی باندھ دیتا اور گھسیٹتے ہوئے باہر تپتے ریت کے میدان میں لیجاتا اگر راستے میں کوئی گبریلا ملتا تو امیہ کہتا (نعوذباللہ) کیا یہ تو تمہارا خدا نہیں؟ جس کے جواب میں صفوان کہتے "میرا اور تیرا دونوں کا خدا اللہ تعالےٰ ہے"۔ اس پر امیہ نے صفوان کا گلا گھونٹ دیا یہانتک کہ لوگوں نے سمجھا کہ ان کا دم نکل گیا ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ امیہ نے ان کے سینے پر اتنا بوجھل پتھر رکھ دیا کہ ان کی زبان باہر نکل آئی۔

حضرت ابوذر ساتویں مسلمان تھے قریش انہیں اتنا مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔

حضرت زبیرؓ بن العوام کو ان کے چچا چٹائی میں لپیٹ کر ان کے ناک میں دھوآں دیتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود جب ایمان لائے تو آپ نے حرم میں مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر سورہ رحمٰن بلند آواز سے پڑھنی شروع کر دی۔ لوگ ہر طرف سے آپ پر ٹوٹ پڑے اور طمانچے مارنے لگے۔ لیکن آپ نے جہانتک پڑھنی تھی وہاں تک پڑھ کر چھوڑی اور ضربوں کے نشان آپ کے جسم اور چہرے پر پڑ چکے تھے۔

اس قسم کے ظلم صرف نادار اور بیکس لوگوں پر ہی روا نہیں رکھے جاتے تھے بلکہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے حضرت عثمانؓ حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت ابوسبرۃ جیسے لوگوں کو بھی اسلام کی خاطر ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا۔

مظالم کی یہ انتہا اور مسلمانوں کا یہ صبر تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے متعصب سے متعصب عیسائی بھی جب ان حالات کو پڑھتا ہے تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایک نصرانی مؤرخ لکھتا ہے۔

"عیسائی اس بات کو یاد رکھیں تو بہتر ہے کہ محمد صلعم نے ان کے پیرؤوں میں ایک درجہ کا نشہ پیدا کر دیا تھا۔ جس کو عیسےٰؑ کے ابتدائی پیرؤوں میں تلاش کرنا عبث ہے ۔ جب عیسےٰؑ کو سولی پر لے گئے تو ان کے پیرؤوں بھاگ گئے اور ان کا دینی نشہ جاتا رہا۔ اور اپنے مقتداء کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے .... برعکس اس کے محمدؐ صلعم کے پیروؤ اپنے مظلوم پیغمبرؐ کے گرد آتے اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر غالب کر دیا"۔

بے شک آج ہمیں بھی ستایا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں بھی وہی استقامت دکھانی ہے جو ہمارے بزرگوں نے دکھائی۔ ممکن ہے کہ کئی سعید روحیں موجودہ زمانے میں ہماری مظلومیت دیکھ کر اور آئندہ زمانے میں ہمارے حالات پڑھ کر حلقہ بگوش احمدیت ہوں۔

اس دردناک تاریخ کی انتہا یہیں نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا سلسلہ بڑا لمبا اور جال بہت وسیع تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادہ سے مکہ سے نکلے ابھی مقام برک الغماد تک پہنچے تھے کہ ابن الدغنہ سے ملاقات ہو گئی۔ وہ حضرت ابوبکرؓ کو واپس لائے اور سبب پوچھا کہ آپ کیوں وطن چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ حضرت نے جواب دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری قوم مجھے رہنے نہیں دیتی - میں چاہتا ہوں کہ الگ جا کر کہیں خدا تعالیٰ کی عبادت کروں" ابن الدغنہ واپس مکہ آئے اور سرداران قریش سے کہا "تم ایسے شخص کو مکہ سے نکال رہے ہو - جو مہمان نواز ہے ہے مفلسوں کا مددگار ہے رشتہ داروں کو پالتا اور مصیبت میں کام آتا ہے"

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان لوگوں نے کمی نہیں کی - آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے - نماز پر ہنسی اڑاتے - گلے میں چادر ڈال کر زور زور سے کھینچتے جادوگر اور مجنون کہتے - قرآن مجید کی تلاوت پر گالیاں دیتے - اسی طرح جب آنحضرت صلعم کسی مجمع میں وعظ و نصیحت فرماتے تو ابو لہب جو آپ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا کہتا جاتا "یہ جھوٹ کہتا ہے"۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ متقدمین میں سے تھے آپ کے متعلق آتا ہے۔

آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں خدا تعالےٰ کی خاطر عذاب دیا جاتا تھا اور آپ اس عذاب پر صبر کرتے - ابوجہل آپ کو تپتی ریت پر منہ کے بل لٹا دیتا اور بھاری پتھر رکھ دیتا - یہاں تک کہ دھوپ سے وہ پتھر بھی تپ جاتا اور پھر کہتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کا انکار کرو - حضرت بلال کہتے اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے - ایک دفعہ آپ اسی عذاب کی حالت میں تھے اور احد احد کہہ رہے تھے کہ ادھر سے ورقہ بن نوفل کا گذر ہوا - وہ کہنے لگے اے بلال بے شک اللہ ایک ہے اگر تم اسی حالت میں مر جاؤ گے تو میں تمہاری قبر پر رحم کی وجہ سے دعا کیا کروں گا۔

حضرت خباب بن الارت لوہار تھے - آپ نے عاص بن وائل سے کچھ قرض لینا تھا۔ آپ نے تقاضا کیا تو عاص کہنے لگا - جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو گے - میں تمہیں کچھ نہ دوں گا - خود ہی اندازہ لگا لیجئے کہ مسلمانوں پر کس حد تک عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا۔

حضرت صہیب نے ایک دفعہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں بیان کیا - کہنے لگے کہ قریش مکہ کی ایذا دہی کے مقابلہ میں میری کوئی حمایت نہ کی جاتی تھی - ایک دن کفار مجھے پکڑ کر لے گئے اور آگ جلائی - پھر مجھے ان دہکتے ہوئے انگاروں کے اوپر لٹا دیا اور ایک آدمی اپنا پاؤں میرے سینے پر رکھ کر زور سے دباتا تھا میں اسی حالت میں رہا - یہاں تک کہ زمین ٹھنڈی ہو گئی - حضرت عمر کو انہوں نے اپنی پیٹھ ننگی کر کے دکھائی اس پر برص کے سے نشان موجود تھے

حضرت عمار بن یاسر ایک دفعہ قمیص اتارے ہوئے تھے اور پیٹھ پر لپٹ سے زخموں کے سے نشان تھے - پوچھنے پر بتایا کہ یہ نشانات اس طرح بن گئے تھے کہ کفار اپنی تپتی ریت اور پتھروں پر لٹاتے اور آگ جلا کر اس میں ڈال دیتے تھے ایک دفعہ اسی حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپکے پاس سے گذرے اور فرمانے لگے - یا نار کونی برداً و سلاماً علی عمار کما کنت علی ابراھیم اسی طرح انہیں اتنا مارتے کہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے وہ بدحواس ہو جاتے -

یہ جو کچھ بھی ہوا دردانگیز اور حسرت خیز تھا سب انبیاء کو کسی نہ کسی حد تک اس ہی قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑا - حضرت نوح کو سینکڑوں برس تک قوم کی نفرت و وحشت کا سامنا کرنا پڑا - یونان دنیا کی تہذیب کا اولین گہوارہ تھا - لیکن سقراط کو زہر کا پیالہ پینا پڑا - حضرت عیسےٰؑ کو دار و رسن کا سامنا کرنا پڑا - اسی بنا پر قریش عرب نے جو کچھ کیا - وہ اس سلسلے کی غیر معمولی کڑی نہ تھی - لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا - سقراط زہر کا پیالہ پی کر فنا ہو گیا - حضرت نوحؑ نے مخالفت سے تنگ آکر طوفان کی استدعا کی - لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک نرالا تھا - ایک دفعہ جناب ابن الارت نے کہا حضور یہ لوگ آپ کو اتنا ستاتے ہیں - آپ بددعا کیوں نہیں فرماتے - آپؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا تم سے پہلے وہ لوگ گذرے ہیں جن کے سر پر آرے چلائے جاتے اور چیرڈالے جاتے تھے تاہم وہ لوگ اپنے فرض سے باز نہ آئے - خدا تعالےٰ اس کام کو پورا کرے گا یہاں تک کہ شتر سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا - اور اسکو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا یہ مختصر سا خاکہ پیش قارئین ہے - جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں کی عزتیں، جانیں مال اور عورتیں تک محفوظ نہ تھیں ان حالات کے مقابلے میں اگر ہم اپنی مخالفت کا مقابلہ کریں تو وہ تکلیفیں جو ہمیں دی جاتی ہیں ان تکلیفوں کا جو دی جاتی تھیں پاسنگ بھی نہیں ہمیں یہ امر بھولنا نہیں چاہیئے کہ جتنے ہمارے مخالف شدید ہیں اگر ہم احمدیت کا پیغام ان تک کما حقہ پہنچا دیں تو وہ احمدیت کے حامی بھی اتنے ہی اخلاص کے ساتھ ہوں گے - حضرت عمرؓ اسلام کے کتنے زبردست دشمن تھے یہاں تک کہ آنحضرت صلعم کو قتل کرنے کے ارادے سے تلوار لے کر نکلے لیکن صداقت کی بجلی ان کے سینے پر چمک گئی اور اپنے نفکاری کا شکار ہو کر رہ گئے - پس باوجود دشمنوں کے ہاتھوں دکھ پانے کے ہمارا فرض پھر بھی یہی ہے کہ ہم عفو و درگذر سے کام لیتے ہوئے انہیں سمجھائیں اور راہ راست پر لانے کی کوشش کریں ہمارے پاس سچ ہے اور سچ تو ہمیشہ ہی کڑوا ہ لگا کرتا ہے - جب ہم لوگوں کے پرانے نظام کو توڑنے کے در پے ہیں - تو ان کی مخالفت ایک قدرتی امر ہے - پس مخالفت کی آندھیوں کا مقابلہ صبر و استقلال کے ہتھیاروں سے کیا جانا چاہیئے اور ساتھ ہی یہ دعا بھی کثرت کے ساتھ کی جائے کہ خدا تعالےٰ ان گمراہوں کو نور ہدایت پانے کی توفیق دے - کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ دلوں کا پھیرنے والا تو اللہ تعالےٰ ہی ہے -

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں اور تقویٰ اور استقامت میں ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں

(مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت بانئے سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ مجھے اطلاع ملی ہے - کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) حسینؓ بوجہ اسکے کہ اس نے خلیفۂ وقت یعنی یزید پلید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا - لعنۃ اللہ علی الکاذبین -

مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث کلمات نکلے ہوں مگر ساتھ اسکے میرے دل میں یہ بھی خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعوں نے اپنے ورد تبرّیٰ اور لعن طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے - اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہدی ہو - جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے - حضرت عیسیٰؑ کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں - بہر حال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے - مومن بننا کوئی سہل امر نہیں ہے - اللہ تعالےٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے - قالت الاعراب اٰمنّا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۱؎ - مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں - جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہو یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لئے جاتے ہیں - لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں - دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا - مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں سے ہے - جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے - اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی - تباہ ہو گیا - وہ دل جو اس شخص کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے - جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش - یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں - کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہے - دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی - کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں - یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی - کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا - دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی -

غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ کی یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف اُن کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اسکے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے - جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے - اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لاتا

(آگے دیکھو صفحہ ۶)

۱؎ گنوار لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اُن کو کہدے کہ تم ایمان نہیں لائے - بلکہ کہو کہ مطیع ہو گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا سفر!

قربان تست جانِ من اے یار محسنم
بامن کدام فرق تو کردی کہ من کنم

(از مکرم مسعود احمد صاحب پرنسپل احمدیہ کالج کماسی گولڈ کوسٹ افریقہ)

ربوہ سے کراچی تک

میں اہلیہ کے ساتھ ۲۳ مارچ ۱۹۵۰ء کو بعد دوپہر ربوہ سے چلا۔ بارہ بجے دوپہر دفتر سے حکم ملا۔ اور ساڑھے تین بجے گاڑی سے روانہ ہوا۔ اسی دن رات کے ۹ بجے لاہور پہنچا۔ مکرم ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر ازراہ شفقت ہمارے ساتھ لاہور تک تشریف لائے۔ ۲۴ مارچ کی صبح کو ہم سب رتن باغ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ اور اجازت طلب کی۔ حضور نے اجازت دیتے ہوئے معانقہ اور دعا سے نوازا۔ ۲۵ مارچ کو صبح ۸ بجے لاہور سے پاکستان میل میں کراچی روانہ ہوئے۔ دلی تمنا پوری ہوئی۔ کہ والد محترم جناب محمد حسن صاحب آسان دہلوی اور اپنے اور اہلیہ کے خاندان کے دوسرے افراد نے ہم کو الوداع کہا۔ میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کی قیادت میں لاہور کے دوسرے احباب ازراہ ذرہ نوازی عاجز کی خاطر تکلیف اٹھا کر اسٹیشن پر تشریف لائے۔ ہم ۲۶ مارچ کی صبح کو دس بجے کراچی پہنچے۔ جہاں کراچی کی جماعت کے سیکرٹری ضیافت صاحب اور برادرم مقصود احمد صاحب واقف زندگی تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں کراچی میں ایک ماہ سے زائد عرصہ ٹھہرا۔ کیونکہ کراچی سے فی الحال ایک دم جہاز کا ملنا دشوار تھا۔ میں پورٹ سوڈان جانا چاہتا تھا۔ یا پھر پورٹ سوڈان کی بجائے عدن کو ہی غنیمت سمجھتا تھا۔ لیکن تقدیر سے عدن کا جہاز بھی اس وقت جلد نہ مل سکا۔ ویسے تو کراچی اپنے ہی ملک کا دار السلطنت ہے۔ اور میں ٹھہرا بھی اپنے بھائی مقصود احمد صاحب واقف زندگی کے پاس تھا۔ لیکن پھر بھی سخت وقت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ میرے پہنچنے کے ایک دو ماہ پہلے ہی کراچی گئے تھے اور کراچی میں ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ جو سال بھر سے رہنے کے باوجود بغیر مکان کے زندگی بسر کر رہے تھے اس صورت میں وہ ایک مہینہ سخت وقت کا رہا۔ ادھر جہاز نہ ملے۔ ادھر مکان کی قلت۔ بیچارے بھائی جان کو سخت تکلیف کا سامنا تھا۔ پہلے ایک صاحب کے پاس ایک کمرے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ پھر مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب رانجھا ایم۔ ایس۔ سی ڈی۔ ایس۔ سی ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ نے ازراہ تلطف اپنے پاس جگہ دی۔ میں کراچی پہنچتے ہی اصولی طور پر حضرت امیر جماعت احمدیہ کراچی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے نہایت ہمدردانہ مشورہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اپریل کے آخر میں جہاز مل سکیگا۔ میں نے کوشش برابر جاری رکھی۔ آخر خدا نے ایک پولش جہاز میں ۲۶ اپریل کو سیٹ دلوا دی۔ لیکن اس جہاز کے چلنے کی ابھی تاریخ مقرر نہ ہوئی تھی۔ ہم کو ڈر ہوا کہ کہیں یہ مئی کے پہلے ہفتہ میں نہ چلے۔ کیونکہ ہم کو کراچی ٹھہرے ہوئے پہلے سے ہی دس دن ہو چکے تھے۔ اور یہ چلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ لیکن خدا نے امیر صاحب کراچی کی بھی بات رکھنی تھی۔ چنانچہ ٹھیک ۳۰ اپریل کو جہاز چل پڑا۔ کراچی کی جماعت نہایت مصروف جماعت ہے۔ چنانچہ میرے بھائی صاحب اور یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی رجسٹرڈ جو مرکزی ادارہ ہے کے اراکین کے علاوہ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب رانجھا عاجز کی خاطر بندرگاہ پر تشریف لائے۔ اگرچہ انہوں نے خاندانی تعلقات کی بناء پر یہ تکلیف گوارا فرمائی۔ لیکن خاندانی تعلقات احمدیت ہی کی برکت سے ہیں۔ ویسے بھی ڈاکٹر صاحب موصوف جماعت کراچی کے ممتاز رکن ہیں۔ ایک رنگ میں انہوں نے تو جماعت احمدیہ کی نمائندگی کی۔ اس لئے کراچی کے احباب جماعت بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ کراچی کے قیام کے دوران میں میں نے یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی اور اس کے اراکین سے بہت سی سہولتیں حاصل کیں میں ان تمام حضرات کا ممنون ہوں۔ اس کے علاوہ مجھ کو دلی، اپنے غیر احمدی استاد محترم جناب خورشید احمد صاحب چشتی ایم۔ اے دلندن، سابق پرنسپل اینگلو عربک کالج دہلی سے مل کر بہت ہی خوشی حاصل ہوئی جنہوں نے میرے ساتھ نہایت ہی مشفقانہ سلوک فرمایا۔

عدن کو روانگی

کراچی سے میں اہلیہ کے ساتھ عدن روانہ ہوا بھائی صاحب نے کراچی سے عدن ڈاکٹر محمد احمد صاحب کو تار دے دیا تھا۔ جب ہم عدن پہنچے۔ تو وہاں کی پولیس نے بلائے بے درماں کی طرح ہم سے ہزار روپے ضمانت کا مطالبہ کیا۔ اتفاق سے ڈاکٹر صاحب اس وقت تک بندرگاہ پر نہ آئے تھے ہمارے پاس تنگئ مال کا یہ عالم تھا۔ کہ بالکل اس چادر کا نقشہ تھا کہ جس سے سر چھپائیں۔ تو پیر کھلیں۔ اور پیر ڈھانکیں تو سر کھل جائے۔ یعنی اگر جہازوں کا کرایہ کریں تو یہ فکر کہ اگر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا پڑے گا تو کیا گذرے گی۔ اور اگر ہوٹلوں میں آرام سے ٹھہر جائیں تو جہازوں کا کرایہ کہاں سے لائیں اس صورت میں خود اندازہ لگایئے کہ ضمانت کی ایک ہزار رقم کہاں سے پیدا کی جا سکتی تھی۔ پولیس والا اس بات پر راضی ہوا۔ کہ پہلے ڈاکٹر محمد احمد صاحب کو فون کیا جائے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ دو گھنٹے بعد آیا۔ تو کہنے لگا۔ کہ ڈاکٹر صاحب تو ملے نہیں۔ اب اور بھی پریشانی بڑھی۔ آخر خدا خدا کر کے ڈاکٹر صاحب کی لانچ بھی پانی میں آتی دکھائی دی۔ انہوں نے ہم کو اتروا کر ہزار روپے فوراً ضمانت داخل کر دیئے۔ انہوں نے ہمارے لئے دوسرے ہی دن جانے والے مغل لائن کے جہاز میں انتظام کر رکھا تھا۔ لیکن ہمارے پاس سوڈان کے لئے انٹری پرمٹ نہ تھا۔ مجھ کو انگریزی ہائی کمشنر پاکستان اور مصری سفیر کسی نے بھی دونوں میں سے یہ نہ بتایا۔ کہ خاص سوڈان کی حکومت سے انٹری پرمٹ منگوانا چاہیئے۔ بلکہ دونوں نے کہا کہ پاکستان دولت مشترکہ برطانیہ کا ممبر ہے۔ اس لئے اس کی طرف سے سپیشل انڈورسمنٹ کافی ہے۔ یہ میرے پاس موجود تھا۔ لیکن یہاں پتہ چلا کہ سوڈان کی حکومت کا اجازت نامہ درکار ہے۔ میں نے عدن کے پاسپورٹ آفس کی معرفت خرطوم پرمٹ کے واسطے فوری کیبل دلوایا انہوں نے چھ روز بعد اقرار میں جواب دیا۔ اب پرمٹ موجود ہے جہاز ندارد۔ آٹھ روز بعد جہاز ملا۔ تو وہ فرنچ اور برٹش سمالی لینڈ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کی وجہ سے یلو فیور کا ٹیکہ ضروری تھا۔ پورٹ سوڈان ڈائرکٹ جانے والے جہاز کے لئے یلو فیور کے ٹیکہ کی ضرورت نہیں۔ یہ اطلاع مجھ کو مغل لائن کمپنی سے آئی تھی۔ اس لئے اب یلو فیور کے لئے رکنا پڑا۔ اس ٹیکہ کے لگنے کے دس دن بعد سفر کرنے کی اجازت ہے۔ سو اس بیچ کے عرصہ میں قطعی کوئی جہاز بھی نہ تھا۔ عدن میں مزید ٹھہرنا پڑا۔ جو دن عدن میں گذرے پرلطف تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے وہاں گھر کا سا آرام تھا۔ یہاں لوکل عرب احمدی بھی ہیں۔ خاصی جماعت ہے۔ اپنا مشن ہاؤس بھی ہے۔ مولوی غلام احمد صاحب لوکل عرب عزت سے ذکر کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کی بجائے ایک عرب احمدی امام الصلوٰۃ تھے۔ ان کے عربی خطبوں میں بار بار سیدنا احمد علیہ السلام اور سیدنا محمود کے نام آتے تھے۔ اور بار بار اعمال حسنہ کی تلقین کرتے تھے۔ آخر اکیس مئی کو پورے سترہ دن بعد ایک مصری جہاز ملا۔ اس نے ڈیک کا کرایہ ایک سو ساٹھ روپے فی کس بغیر خوراک کے لیا۔ اہلیہ کو ڈیک میں سفر کرنا تھا۔ اور کھانا بھی خود ہی ڈیک پر تیار کرنا تھا۔ لیکن جس طرح ڈاکٹر محمد احمد صاحب نہایت مہمان نواز اور خوش خلق آدمی ہیں۔ اسی طرح خدا نے ان کو دوست بھی انہی اوصاف سے متصف عنایت فرمائے ہیں ان کے ایک غیر احمدی ایرانی دوست فکری صاحب نے کوشش کر کے جہاز کے باورچی سے اس کا کیبن دلوا دیا۔ اس نے ہم سے پانچ پونڈ لئے اس طرح ہم کو دو بستروں کے ساتھ بجلی کے پنکھے والا کیبن مل گیا۔ جس میں سامان بھی محفوظ ہو گیا۔ اور رہنے کا آرام بھی مل گیا۔ وہی باورچی ہم سے خام چیزیں لے جاتا۔ اور پکا کر لا دیتا۔ اس طرح پانچ دن بھی آرام سے گذر گئے لیکن آخری چوبیس گھنٹے۔ یعنی ۲۵ مئی کو مصادا برٹش سمالی لینڈ کے بعد پانی میں جوش اٹھا۔ تو الامان والحفیظ جہاز صرف ایک ہزار ٹن کا تھا۔ ہچکولے کھاتا کبھی ادھر کبھی ادھر اس چوبیس گھنٹے کے عرصہ میں ہم کچھ کھا نہ سکے۔ جو کھاتے تو وہ فوراً باہر آ جاتا۔ خیر ۲۶ مئی کو ۶ روز کے بعد پورٹ سوڈان پہنچے

سوڈان کی سرزمین میں

اب یہ بالکل اجنبی ملک تھا۔ نہ وہ ہماری زبان جانیں نہ ہم ان کی زبان سمجھیں۔ عدن میں ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے ملنے والوں میں سے ایک صاحب رمضان خان صاحب تھے۔ ان کے والد کبھی ہندوستان سے آئے تھے ان کے لڑکے پورٹ سوڈان میں تھے۔ انہوں نے اپنے لڑکے کے لئے کچھ چیزیں مجھ کو دیں۔ اور ادھر اپنے لڑکے کو میرے متعلق خط لکھ دیا۔ ہم کو ان کی چیزیں لے جانا غنیمت معلوم ہوا۔ کہ اس بہانے کسی سے واقفیت ہو جائے گی۔ ان چیزوں کو دیکھتے تھے اور اطمینان سے سفر کرتے تھے۔ جب بندرگاہ پہنچے تو احمد رمضان صاحب کا پتہ بھی نہ تھا۔ میرا اور اہلیہ کا چکر کے مارے برا حال تھا۔ جوں توں کر کے ہم جہاز سے اترے۔ ٹیکسی لے کر احمد رمضان صاحب کے گھر کا پتہ کیا۔ ٹیکسی والا ان کا گھر جانتا تھا۔ جب ہم کسٹم والوں کے پاس پہنچے۔ تو انہوں نے ہم کو کافی دیر ٹھہرا لیا۔ میں نے یہاں بھی احمد رمضان صاحب کا پتہ کیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ کسی کمپنی کے کلیرنگ ایجنٹ ہیں اور کسی جہاز پر کام کر رہے ہوں گے۔ ابھی میں ان کے پاس کسی کو بھیجنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ سامنے سے خود آتے دکھائی دیئے۔ عرب لوگ چیخ اٹھے ”وہ احمد رمضان خان ہیں“ صرف نام کا تعارف تھا۔ اب پورا تعارف حاصل ہوا۔ انہوں نے کسٹم کی مشکل بھی حل کرا دی اور اپنے گھر لے آئے۔ اب خرطوم جانے کا پروگرام بنانا تھا۔ میں پہلی ٹرین پکڑنا چاہتا تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ ہفتہ میں دو بار ریل چلتی ہے چنانچہ رکنا پڑا۔ مجھ کو خرطوم جلد پہنچنے کی اس لئے بھی بے کلی لگی تھی۔ کہ سیکنڈ کلاس ہوائی سروس آزمائشی طور پر چلی تھی۔ ڈر تھا کہ کہیں بند نہ ہو جائے۔ جتنا جلد ہو سکے وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔ اسی عرصہ میں ایک صاحب نے مجھ کو سوڈان ایرویز کا جو کہ خرطوم میں ویسٹ افریقن ایرویز کے بکنگ ایجنٹ ہیں۔ خط دکھایا۔ اس میں ۱۵ جولائی تک سیکنڈ کلاس سروس تک جہازوں کے چلنے کا پروگرام درج تھا اور قریب کا جہاز ۱۱ جون کو چلنے والا تھا۔ چنانچہ مجھ کو یہ فکر بھی جاتا رہا۔ اور میں نے فوراً سوڈان ایرویز کو آکرہ تک سیکنڈ کلاس میں دو سیٹ ریزرو کرنے کیلئے خط لکھ دیا۔ ادھر خرطوم میں ایک بخار کی وبا پھیلی ہوئی تھی۔ چونکہ خرطوم میں دو سال سے بارش نہ ہوئی تھی۔ اس لئے گرمی بلا کی پڑ رہی تھی۔ اور گرمی کی شدت کی وجہ سے یہ بخار پھیلنا شروع ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ سفر کے بعد چلتے چلتے آدمی کو گردوں میں درد محسوس ہوتا اور بخار چڑھ جاتا۔ دو تین گھنٹے میں آدمی ختم ہو جاتا۔ اس بخار کا نام التھاب سحائی ہے۔ جس کو عوام ابوالفرار کے نام سے بھی پکارتے تھے۔ پورٹ سوڈان میں جس دن میں آیا تھا۔ اسی دن یعنی ۲۶ رمئی کو ہی لوگوں نے کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ تم خرطوم اس وقت تک نہ جاؤ۔ جب تک یہ بخار ختم نہ ہو جائے۔ کیونکہ ایک تو میں اجنبی دوسرے میرے ساتھ اہلیہ بھی تھیں۔ لوگ کہتے تھے۔ کہ تم پردہ دار عورت ہی کی خاطر فی الحال پورٹ سوڈان میں رک جاؤ۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ کئی زبانوں سے گذر کر بات کا بتنگڑ بنا کرتا ہے۔ اس لئے کوئی زیادہ خطرناک بات نہ ہوگی۔ یونہی لوگ مبالغہ سے بات کرتے ہیں۔ لیکن میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب کہ میں نے یکم جون کے اخبار میں پڑھا کہ یکم مارچ سے اب تک پانچ سو اسی انسان اس بخار کی وجہ سے عالم بقا کو سدھار چکے ہیں۔ اور ۲۸ مئی کو اور ۲۹ مئی کو مرنے والوں کی تعداد ۳۵ اور ۴۰ تھی۔ چنانچہ دو جولائی کو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تار دیا۔ کہ خرطوم میں سخت وبا ہے۔ اور درخواست دعا کی۔ اور ادھر میں نے پھر سوڈان ایرویز کو اپنی سیٹوں کے بارے میں تار کے ذریعہ دریافت کیا۔ تو انہوں نے خط اور تار میں جواب دیا۔ کہ سیکنڈ کلاس سروس ایکا ایکی ۲۷ مئی سے بند ہو گئی۔ گویا میرے پورٹ سوڈان پہنچنے کے دوسرے دن ہی بند ہوئی۔ اور میرا اس سروس کو پکڑنا ہر حالت میں ناممکن تھا۔ اور صرف فرسٹ کلاس ایئر سروس تھی۔ جس میں آگرہ تک ۶۹ پونڈ کرایہ فی کس دینا پڑتا تھا۔ یہ خبر پڑھتے ہی میری تو سٹی گم ہو گئی۔ کیونکہ اتنا کرایہ میرے پاس نہیں تھا میں چھ جون کو اپنے مہمان نواز احمد رمضان صاحب کے روکنے کے باوجود خرطوم فورتھ کلاس ریل میں روانہ ہو گیا۔ تاکہ وہاں جا کر خود حالات کا پتہ کروں۔ ریل میں بے انتہا بھیڑ تھی سوڈانی لوگوں کی خوشامد درآمد کر کے اہلیہ کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی۔

خرطوم میں ورود

سات جون کو رات کا وقت تھا جب کہ گاڑی دریائے نیل کو پار کر کے خرطوم کے اسٹیشن پر پہنچی۔ اگرچہ عمر ابوبکر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خرطوم کو پورٹ سوڈان سے خط اور تار روانہ کر دیئے تھے۔ لیکن ان کو اسٹیشن پر نہ پا کر سخت بےچینی ہوئی۔ خیر ٹیکسی کرایہ پر لے کر ایک ہوٹل میں چلا گیا۔ اس ہوٹل کا پتہ مجھ کو سوڈان سے ہی لگ گیا تھا۔ تو جب میں ہوٹل پہنچا تو ایک کمرہ کرایہ پر لے کر فوراً محمد ابراہیم خلیل صاحب کو ٹیلیفون کیا۔ ان کے متعلق مجھ کو ہمارے مصری بھائی عبدالحمید صاحب آفندی نے ربوہ میں ہی بتا دیا تھا کہ یہ عمر ابوبکر صاحب کے دوست اور ہمسایہ ہیں۔ چونکہ تاجر آدمی ہیں۔ اس لئے ان کا نام ٹیلیفون ڈائریکٹری میں تلاش کیا تو خدا کے فضل سے مل گیا۔ فون پر یہ صاحب مل گئے۔ وہ انگریزی نہیں جانتے تھے۔ میں عربی سے نابلد ایک ترجمان کے ذریعہ انہوں نے بتایا کہ عمر ابوبکر صاحب ادیس ابابا حبشہ گئے ہوئے ہیں۔ اس خبر نے اور بھی پریشان کیا کیونکہ خرطوم میں انہی صاحب سے کچھ مدد کی امید تھی۔ وہ بھی ختم ہو گئی۔ عدن کی جماعت نے میرے ہاتھ عمر ابوبکر صاحب کو ایک خط اور کچھ البشریٰ کے پرچے بھیجے تھے۔ یہ چیزیں دینے کے لئے ابراہیم خلیل صاحب کے گھر پر گیا۔ تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جب کہ یہ معلوم ہوا کہ ابراہیم صاحب بھی معہ اہل و عیال احمدی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ خرطوم میں ایک اچھی خاصی جماعت ہے۔ لیکن احباب آپس میں کافی فاصلہ پر رہتے ہیں۔ اس لئے سب سے میری ملاقات نہ ہو سکی۔ اپنے ہوائی سفر کے متعلق سوڈان ایرویز سے معلوم کیا۔ تو انہوں نے وہی بات بتائی اور کہا مزید اطلاع برٹش ایرویز کا ڈیپارٹمنٹ سے ملیگی جو ویسٹ افریقن ایرویز کے منیجنگ ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے مجھ کو ویسٹ افریقن ایرویز کا خط دکھایا جس میں سیکنڈ کلاس بند ہونے کا اعلان تھا۔ میں نے خرطوم میں صحرائی راستے کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو سب نے بتایا کہ اب فرنچ ایکویٹوریل افریقہ میں بارشیں شروع ہو چکی ہیں۔ اس لئے عین ممکن یہی ہے کہ تم راستے میں ہو گے اور راستہ مسدود ہو جائے گا۔ اگر راستہ بند نہ بھی ہوا تو بھی کئی کئی روز ایک ایک مقام پر ٹھہرنا پڑے گا۔ سڑکیں پکی نہیں کچی ہیں۔ جو پانی اور کیچڑ سے اٹ جاتی ہیں اور جب تک خشک نہ ہو جائیں قابل گذر نہیں بنتیں۔ اب میں نے سوچا کہ نائیجیریا کے شہر کانو تک ہوائی جہاز میں سفر کروں۔ وہاں اپنا مشن بھی ہے اور مسجد بھی ہے معقول جماعت ہے۔ لیکن اس کا کرایہ ۵۵ پونڈ فی کس تھا۔ جو میری طاقت سے بہت زیادہ تھا۔ پھر درویش بر جان درویش پر اکتفا کیا۔ کہ خرطوم سے میڈوگری چلا جائے۔ جس کا کرایہ ۴۴ پونڈ فی کس ادا کرنا پڑا۔ میرے پاس سامان زیادہ تھا اس لئے میں نے اپنے سامان میں سے بڑا ٹرنک اور بعض اشیاء بیچ دیں۔ کپڑوں کا بنڈل بنا لیا۔ لیکن پھر بھی میڈوگری تک سات پونڈ کرایہ سامان کا دینا پڑا۔ مجھے خرطوم چار روز ٹھہرنا تھا۔ ہوٹل میں اکیلے رہتے جی بھی گھبراتا تھا اور اہلیہ تو تمام علاقوں میں گونگوں کی طرح تھیں۔ کیونکہ نہ وہ عربی جانتی ہیں اور نہ انگریزی اس لئے اگر کوئی اردو بولنے والی عورت مل جاتی تو غنیمت ہوتا تھا۔ جب میں نے خرطوم ہندوستانی لوگوں کے متعلق دریافت کیا۔ تو ایک پنجابی مسلمان پیر علی بخش صاحب مل گئے۔ جو ضلع جالندھر تحصیل نکودر کے رہنے والے ہیں ۳۰-۳۵ تیس پینتیس برس سے سوڈان میں رہتے ہیں۔ ہم سے بہت تپاک سے ملے۔ تمام دن ہم کو اپنے گھر میں رکھا۔ اور شام کو اپنی کار میں ہم کو ہوٹل چھوڑنے آئے۔ وہاں وہ انجینئر ہیں ان سے تبلیغی گفتگو بھی ہوئی جس کو انہوں نے نہایت متانت سے سنا۔

(باقی)

حضرت امام حسین رضی خدا تعالے کے برگزیدہ بندے ہیں

بقیہ صفحہ (۵)

سخت معصیت ہے۔ ایسے موقعہ پر درگذر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کسی کی طرف سے ہوں تو ہرگز برا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجال اور مفتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بحثوں کو طول دوں۔ اگر میں درحقیقت مفتری اور دجال ہوں اور اگر درحقیقت میں نے اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف ان کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مفتری ہوں، تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے کیونکہ محبوب اور مردود یکساں نہیں ہوا کرتے

سو اے عزیزو! صبر کرو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے کھل جائیگا۔ خدا جانتا ہے کہ میں کسکی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں۔ میں ان کا کیا علاج کر سکتا خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے گلے ڈال کر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی کرو اور دعائیں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ اور زمین پر آہستگی سے چلو خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اس کی جماعت کہلا کر تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کرے گا۔ کیونکہ تمہاری آنکھ کھول گئی اور پھر بھی تم سو گئے اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے اگر تم اسکے حکموں پر نہیں چلو گے۔ اگر تم اسکی حدود کی عزت نہیں کرو گے۔ تو وہ تمہیں ہلاک کرے گا۔ اور ایک اور قوم تمہارے عوض لائیگا جو اسکے حکموں پر چلے گی۔

اور میرے آنے کی غرض صرف یہی نہیں کہ میں ظاہر کروں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یہ تو مسلمانوں کے دلوں پر سے ایک روک کا اٹھانا اور سچا واقعہ ان پر ظاہر کرنا ہے۔ بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جاویں اور ان کو خدا سے تعلق پیدا ہو جاوے اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے۔

اور اگر مخالف سمجھتے تو عقائد کے بارے میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام معہ جسم آسمان پر اٹھائے گئے سو میں بھی قائل ہوں کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک و رافعک الی کا منشاء ہے، بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد وفات معہ جسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ وہ جسم عنصری نہ تھا بلکہ ایک نورانی جسم تھا جو ان کو اس طرح خدا کی طرف سے ملا۔ جیسا کہ آدمؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور داؤدؑ اور یحییٰؑ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو ملا تھا۔ ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے جیسا کہ آ گئے صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے ان کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا جیسا کہ الیاسؑ نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہیئے کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دور ہے آخر جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم بن کر آیا ضرور تھا کہ جیسا کہ لفظ حکم کا مفہوم ہے کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا۔ جن کی طرف وہ بھیجا گیا تھا۔ ورنہ اس کا حکم کہلانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہکر کہ اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون ۔ اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ (فتویٰ احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۔)

الناشر:- مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ

دواخانہ خدمت خلق

حب سلاجیت:- جن مردوں کو بوجہ خرابی جگر معدہ وغیرہ کی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ ان کی طاقت کو قائم کرنے کے لئے بے نظیر مقوی دوا قیمت فی تولہ ۱/- روپیہ

حب کپساپ: جسم کو گرمی پہنچانیوالی اور کمزوری کو طاقت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں۔ ان کے لئے بہت مفید دوا ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱/۸/- روپیہ

معجون فلاسفہ قیمت فی تولہ ۵ر

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دولت مشترکہ جتنی مغربی ہے اتنی ہی ایشیائی ہے

مسٹر گارڈن واکر کی تقریر!

لنڈن ۲۴ اکتوبر (ریڈیو سے) جمعرات کے دن رائل ایمپائر سوسائٹی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر روابط دولت مشترکہ مسٹر پی سی گارڈن واکر نے کہا کہ دولت مشترکہ جتنی مغربی ہے اتنی ہی ایشیائی ہے اور ایشیاء کی نئی اور طاقتور وطنی تحریک کی عظیم ترین قوتوں میں سے ہے۔

کولمبو پلین کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گارڈن واکر نے کہا۔ جنگ کے بعد اس سے بڑا کوئی حوصلہ افزا اور تعمیری قدم نہیں اٹھایا گیا۔ یہ امر نہایت اطمینان بخش ہے کہ دولت مشترکہ نے یہ کارنامہ کر دکھایا۔ میرا خیال ہے کہ آج سے چند سال پہلے بہت کم لوگ سوچ سکتے تھے کہ دولت مشترکہ اتنی جلد ایشیاء میں ایسا مضبوط اقدام کرنے کے قابل ہوگی۔

کولمبو پلین کا ایک بہت اہم پہلو یہ ہے کہ اس کے بارے میں ہمیشہ یہ ارادہ رہا کہ یہ ایک ایسا جامع منصوبہ ہونا چاہیئے جو مجموعی طور پر اس علاقے کے ان حصوں پر بھی حاوی ہو جو دولت مشترکہ میں شامل نہیں ہیں۔ یہ دولت مشترکہ کی اس اہم خصوصیت کا حامل ہے کہ اگرچہ ہم چند طاقتوں کے گہرے رشتے کا نام ہیں۔ لیکن ہم کسی لحاظ سے اپنے آپ کو دوسروں سے الگ تھلگ نہیں سمجھتے ہم کبھی یہ کوشش نہیں کرتے کہ باقی دنیا پر برتری حاصل کریں۔ اس کے برعکس ہماری تمنا ہمیشہ یہی رہی ہے کہ دنیا کے تمام حصوں میں ہمسایہ ملکوں کے ساتھ انتہائی دوستانہ اور زیادہ سے زیادہ گہرے ... تعلقات استوار کریں۔

آپ نے بتایا نئی دولت مشترکہ خصوصیت کے ساتھ ایشیاء اور مغرب کے درمیان مقام اتصال کی حیثیت رکھتی ہے اور آج جب نئی ایشیائی قومیں ایک مشکل اور پیچیدہ دنیا میں سے ابھر رہی ہیں۔ ان کے مستقبل کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے ایشیا کی وطنی تحریک مستقل طور پر مغرب کے خلاف ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ دنیا کے لئے سب سے بڑی آفت ہوگی۔

دولت مشترکہ میں ایشیا اور مغرب کی بڑی بڑی قومیں شامل ہیں۔ یہ دنیا کیلئے اس امید کی مظہر ہے کہ ایشیا اور مغرب کے درمیان مخالفت اور شکوک و شبہات کی جگہ دوستی اور تعاون کا جذبہ بڑھے گا۔ جیسا کہ میں دیکھتا ہوں تاریخ نے یہ کام برطانوی دولت مشترکہ کے سپرد کیا ہے۔ دنیا کی کوئی دوسری طاقت اس قابل نہیں کہ یہ کام سرانجام دے سکے۔ دنیا میں قوموں کی کوئی دوسری ایسی انجمن موجود نہیں جس میں ایشیاء اور مغرب کے بہترین عناصر مساوی نمائندگی میں اور گہرے بندھنوں میں بندھے ہوں۔

ڈھنڈ دریا خاں ۲۴ اکتوبر۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ جبکہ وہ پاکستان افغان سرحد پر واقع ہندوباغ اور فورٹ سنڈیمان کے ہفت روزہ دورہ پر یہاں پہنچے (اسٹار)

ناظم الدین سبی جائیں گے

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ توقع ہے کہ گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین سبی ضلع میں بابر کچ اور ہرنائی اور چاغی ضلع میں سنجاوی اور زیارت کا دورہ کریں گے اگرچہ اب تک کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے لیکن قرینہ ہے کہ گورنر جنرل کا یہ دورہ آئندہ مہینہ کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ (اسٹار)

بلوچستان مسلم لیگ کے صدر نے اصلاح کمیشن کا خیر مقدم کیا ہے

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ بلوچستان مسلم لیگ کے صدر ملک شاہ جہاں نے بلوچستان میں اصلاحات کی سفارشات کے لئے پانچ افراد پر مشتمل کمیشن کے قیام کا خیر مقدم کیا کمیشن کو مسلم لیگ کے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے انہوں نے یہ امید ظاہر کی کہ کمیشن بلوچستان کو پاکستان کے دوسرے صوبوں کی سطح پر لانے کی پوری کوشش کرے گا۔ (اسٹار)

کوریا میں اشتراکیوں کی مقاومت تقریباً ختم ہوگئی

ٹوکیو ۲۴ اکتوبر۔ اتوار کو کوریا میں دشمن کی مقاومت تقریباً ختم ہوگئی۔ جنرل میک آرتھر کے ایک ترجمان نے بتایا کہ محاذ جنگ کے کسی مقام پر بھی اشتراکیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کرنے پر آمادگی نہیں ظاہر کی۔ اقوام متحدہ کی فوجیں سارے شمالی کوریا میں اپنی مرضی کے مطابق بکھر رہی ہیں اور ہر جگہ شہری آبادی آزادی دلانے والوں کی حیثیت سے ان کا خیر مقدم کر رہی ہے منچوریا سے صرف ۵۰ میل جنوب میں جنگ جو کہ شمال مشرقی بندرگاہ پر برطانوی دستے اترے انہوں نے دیکھا کہ گرچہ دفاعی مورچوں میں کافی تیاری کی گئی تھی لیکن وہ سب خالی پڑے ہیں۔ جنین یو میں داخل ہونے والی اقوام متحدہ کی فوجوں کی صرف یہ مخالفت ہوئی کہ نعرہ لگانے والے شہریوں نے آگے بڑھنے سے پہلے ان کو تحائف پیش کئے۔

گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۱۳۰۰۰ اشتراکی قید ہوئے ہیں جس سے اب تک گرفتار شدگان کی مجموعی تعداد ...۰۰۰ ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

مختصر لیکن اہم

بیروت ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لبنان کے آئندہ عام انتخابات ۱۹۵۱ء کے وسط میں منعقد ہوں گے۔

عمان ۲۴ اکتوبر۔ اسرائیلی حکومت نے مجدل کے علاقے کے متعلق تعمیری منصوبے تیار کئے ہیں ان کے مطابق اس علاقے کو عربوں سے بالکل خالی کر دیا جائے گا۔ اسرائیلی حکومت ایک بندرگاہ تعمیر کرے گی۔ سمندر تک جانے کیلئے پختہ سڑکیں بنائی جائیں گی اور ۱۶۰۰ نئے مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔

دمشق ۲۴ اکتوبر۔ عراقی پٹرولیم کمپنی نے اردن اور شام کی حکومتوں کو مطلع کیا ہے کہ اس کی پائپ لائن کے اسٹیشن ۱، ۲، اور ۵ کے ہوائی اڈے بند کر دئیے گئے ہیں۔ یہاں سے وائرلیس کے آلات بھی نکال لئے گئے ہیں۔

بغداد ۲۴ اکتوبر۔ عراقی مجلس وزراء نے فیصلہ کیا ہے کہ مزید ۲۵۳۴ یہودیوں کو قومیت سے محروم کر دیا جائے۔ یہ تعداد ۱۵۰۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

مشرقی جرمنی کے انتخابات۔ امریکی اخبار کی نظر میں

نیویارک ۲۴ اکتوبر۔ ۵ اکتوبر کو مشرقی جرمنی میں جو عام انتخابات ہوئے تھے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز ایک افتتاحیہ میں رقمطراز ہے کہ جن مضحکہ خیز حالات میں انتخابی ریاکاری کا مظاہرہ کیا گیا ہے اس کے پیش نظر یہ سوال بار بار پوچھا جاتا ہے کہ آخر اس سوانگ کے دکھانے کی ضرورت کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ اپنی غیر آئینی حکومت پر جواز کی مہر ثبت کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس بہانہ سے اپنی انقلابی تحریک کو ایک قدم اور آگے لے جانے میں کامیاب ہو سکیں۔

(امریکی محکمہ اطلاعات)

برمی اقتصادی مشن ٹرومین سے ملا

واشنگٹن ۲۴ اکتوبر۔ برما کے اقتصادی مشن نے جس کی سرکردگی وہاں کے وزیر خارجہ مسٹر گیبریل ڈنیس کر رہے ہیں۔ کل امریکہ کے صدر مسٹر ٹرومین سے ملاقات کی اور اپنی حکومت کے صدر کا پیام تہنیت انہیں پہنچایا۔ اس سے قبل یہ مشن امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن سے بھی ملاقات کر چکا ہے اور ان کے مشن کے اراکین نے "ظہرانہ" بھی تناول کیا تھا۔

(امریکی شعبہ اطلاعات)

شامی ریڈیو کی خود مختاری

دمشق ۲۴ اکتوبر۔ شامی حکومت کے یہ تجویز زیر غور ہے کہ شامی نشریاتی اسٹیشن کو ایک الگ کارپوریشن میں تبدیل کر دیا جائے۔ دیہی علاقوں کے میونسپلٹیوں کو وائرلیس سیٹ تقسیم کئے جائیں گے اس مقصد کیلئے شامی کابینہ نے پانچ لاکھ شامی لیرا کی رقم منظور کی ہے۔

رائلٹی کا فیصلہ عدالت کریگی

بغداد ۲۴ اکتوبر۔ ممکن ہے کہ عنقریب برطانوی عدالت میں ایک ایسا معاملہ پیش ہو جس کا فیصلہ اگر عراق کے حق میں ہوا تو ملک میں تیل کی رائلٹی دوگنی ہو جائے گی۔ اس سے قبل عراقی مشن اور کمپنی کے درمیان رائلٹی کی ادائیگی کے بارہ میں جو مذاکرات ہوئے تھے وہ ناکام ہو گئے تھے (اسٹار)

فلسطینی پناہ گزینوں کا عمل

بیروت ۲۴ اکتوبر۔ حفاظتی پولیس نے فلسطینی پناہ گزینوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ خفیہ طور پر غذائی سامان لبنان سے اسرائیل پہنچایا کرتے تھے۔ (اسٹار)

محکمہ تعمیرات (پی ڈبلیو ڈی) کی سرگرمیاں

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ محکمہ پی ڈبلیو ڈی کے حکومت پنجاب کے محکمہ رفاہ عامہ کا شعبہ تعمیرات کی طرف سے اس امر کے کافی انتظامات ہو رہے ہیں کہ اگر کبھی آئندہ پنجاب میں حالیہ سیلاب کے سے عظیم سیلاب آئیں تو ایسے موقعوں پر صوبہ پنجاب کی سڑکوں کا کم از کم نقصان ہو۔ چنانچہ گجرات اور سیالکوٹ کے ضلعوں کے دو روزہ دورہ میں چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی نے ان سڑکوں پر اور بالخصوص پلوں کے نزدیک جہاں پانی کے سیلاب کے پانی کا زور رہا ہے زیادہ سے زیادہ تعداد میں سنگ بستہ رستے بنائے جانے کا حکم دیا ہے۔ صوبے کی بڑی بڑی سڑکوں پر پہلے بھی کافی سنگ بستہ رستے موجود ہیں لیکن ان کے علاوہ اب بہ کثیر تعداد میں تعمیر کئے جانے ہوں گے۔ اور اب سیالکوٹ اور نارووال کے درمیان نئی سڑک پر تقریباً پانچ لاکھ روپیہ کی لاگت کا ایک پل بڑے ڈیک نالہ پر بنانا ہوگا۔ جو موسم برسات میں ناقابل عبور ہو جاتا ہے۔

محمد علی کا عزم لیک سکسیس

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز لیک سکسیس روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران میں وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی مدد کریں گے